بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۰۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ [illegible] پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۲ شوال ۱۳۸۸ھ ۲ صلح ۱۳۴۸ ہش ۲ جنوری ۱۹۶۹ء	نمبر ۲

اخبار احمدیہ

ـ۰ ربوہ یکم صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ انفلوانزا کا معمولی اثر ابھی چل رہا ہے ۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں ۔

ـ۰ ربوہ یکم صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت جلسہ سالانہ کے ایام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی ۔ آج صبح بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں ۔

ـ۰ پچھلے دنوں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے والد محترم جناب چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کی علالت کی خبر شائع ہوئی تھی ۔ اب ان کے فرزند مکرم محمد عبدالوہاب صاحب نے کراچی سے اطلاع دی ہے ۔ کہ محترم چوہدری صاحب موصوف جناح ہسپتال کراچی میں ۱۹ دن تک زیر علاج رہنے اور صحت یاب ہونے کے بعد اپنے گھر (2-62/F P.E.C.H.S. Karachi-29) واپس تشریف لے آئے ہیں ۔ ابھی قدرے کمزوری باقی ہے ۔ محترم چوہدری صاحب موصوف احباب جماعت کا جنہوں نے آپ کی صحت یابی کے لئے دعائیں کیں شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ اور درخواست کرتے ہیں کہ احباب آئندہ بھی آپ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

ـ۰ انڈونیشیا سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم صالح الشیبی صاحب مبلغ انڈونیشیا کی بچی عزیزہ فریدہ صبیحہ سخت بیمار ہے ۔ احباب سے اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

عزیز جعفر احمد خاں کے لئے خاص دُعا کی تحریک

عزیز جعفر احمد خاں سلمہ اللہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خاں صاحب کا عنقریب لاہور میں دوسرا اپریشن ہونے والا ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں معجزانہ طور پر کامل شفا عطا فرمائے اور رحمتوں فضلوں اور برکتوں والی عمر دراز نصیب کرے ۔ آمین ۔

خدائی رحمتوں اور فضلوں سے مالامال کرنیوالا

جماعت احمدیہ کا مقدس و بابرکت ”الٰہی“ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان جلسہ کا نہایت پُراثر افتتاح

احباب سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز دعائیہ خطاب

(۲)

جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے ہمارے الٰہی جلسہ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت کے طور پر اس میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے ہزارہا احباب نہ صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان عظیم الشان دعاؤں کے وارث بنے جو حضور علیہ السلام نے اس میں پورے عزم و تعہد کے ساتھ سال بہ سال شمولیت اختیار کرنے والوں کے لئے پہلے ہی سے کی ہوئی ہیں بلکہ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان تازہ اور نئی عظیم الشان دعاؤں کا مورد بننے کا بھی انمول موقعہ ملا ۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے افتتاح اور اختتام کے بابرکت مواقع پر خدائے بزرگ و برتر اور قادر و توانا کے حضور مانگیں ۔

عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جلسہ کا بابرکت افتتاح

امسال جلسہ سالانہ کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت پرسوز دعائیہ خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۶ دسمبر کو پونے دس بجے صبح بذریعہ موٹر کار جلسہ گاہ میں تشریف لائے ۔ حضور کی تشریف آوری سے قبل جلسہ گاہ ہزارہا پُرشوق سامعین سے پُر ہو چکی تھی ۔ جونہی حضور اسٹیج پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ میں موجود ہزارہا احباب نے احتراماً کھڑے ہو کر اور پُرجوش اسلامی نعرے لگا کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی ۔ اس وقت سراپا انتظار سامعین کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا عالم دیدنی کے قابل تھا ۔ احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کے روئے مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے ۔ اور جونہی ان کی مراد برآئی اور وہ شرف دیدار سے مشرف ہوئے تو وسیع و عریض جلسہ گاہ کا احاطہ اور اس کا پورا ماحول نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش و فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب آف سرگودہا نے قرآن مجید کی تلاوت کی ۔ بعد ازاں حضور نے احباب کو ایک پُرسوز دعائیہ خطاب سے نوازا ۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد احباب کو جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے فیضیاب ہونے سے متعلق ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہمارا جلسہ کوئی دنیوی میلہ نہیں ہے ۔ ہم محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مختلف قسم کی تکالیف اور پریشانیاں اٹھاتے ہوئے یہاں آ کر جمع ہوئے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں یہاں اس کے حضور کچھ دعائیں کرنے کی توفیق مل جائے ۔ اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں ہماری کمزوریاں مغفرت کی چادر میں ڈھانپی جائیں ۔

حضور نے فرمایا یوں تو مومن کی ساری زندگی ہی ایک لحاظ سے بڑی قیمتی ہوتی ہے ۔ کیونکہ وہ اس بات پر ایمان لاتا ہے ۔ کہ میں جو بھی سانس اس دنیا میں لوں گا ۔ وہ مجھے اُس دنیا میں ابدی زندگی کا وارث بنائے گا لیکن خصوصیت سے ان ایام کا جبکہ ہم یہاں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے اور اس کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں ایک لحظہ اور ہر لحظ بڑا ہی قیمتی ہے ۔ پس آپ سب بھائیوں کو چاہیئے کہ ان قیمتی لمحات کو ضائع نہ ہونے دیں ۔ انہیں دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہ کر اس طرح گذاریں کہ کوئی لمحہ بھی شیطان چھین کر لے جانے میں کامیاب نہ ہو ۔ ہر آن دعاؤں میں مصروف رہیں باہمی محبت و اخوت کو بڑھائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے رب سے ملنے کی کوشش کریں ۔ (باقی ص۸ پر)

(باقی ص۸ پر)

طلباء کے لئے ضروری اطلاع :- تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی دسویں جماعت کی پڑھائی ۳ جنوری سے شروع ہو چکی ہے ۔ باقی کلاسیں ۶ تاریخ سے شروع ہوں گی ۔ انشاء اللہ (ہیڈ ماسٹر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ صلح ۱۳۴۸ ہش

مہماں چلے گئے ہیں تو ربوہ اداس ہے

اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں ہر روز چہل پہل رہتی ہے۔ صبح گھروں سے تلاوت کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ اور مساجد میں نمازیوں کی وجہ سے خوب رونق رہتی ہے۔ پھر درس قرآن اور درس حدیث مومنوں کے دلوں کو گرماتے ہیں۔ نماز کے بعد ہی بازاروں میں آمد و رفت خرید و فروخت کی گہما گہمی رہتی ہے۔ اور شام تک صرف نماز کے اوقات میں دوکانیں بند ہوتی ہیں۔ ورنہ ہر طرف خوب بہار ہوتی ہے۔ تاہم جلسہ کے ایام میں مہمانوں کی آمد سے ربوہ کی رونقیں سینکڑوں گن بڑھ جاتی ہیں۔ معمول دوکانوں کے علاوہ بہت سی عارضی دوکانیں کھل جاتی ہیں۔ اور اللہ والوں کے اس اجتماع میں ویسے بھی فارغ اوقات میں عام میلوں کی سی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جلسہ کے اوقات میں بازار وغیرہ تو بند رہتے ہیں۔ تاہم جلسہ گاہ بذات خود ایک عظیم الشان دلکش مقدس نظارہ پیش کرتی ہے۔ الغرض جلسہ کے ایام میں ربوہ میں جو برکات کا نزول ہوتا ہے اس کی ظاہری صورت خدا پرستوں کا وہ ہجوم ہے۔ جو دنیا کے کناروں سے شوق و ذوق کے خزانے لئے یہاں موجود ہو جاتا ہے۔

راتیں دن کی طرح جاگتی ہیں اور دن راتوں کی طرح جگمگ رہے ہوتے ہیں۔ نماز کے اوقات میں مساجد تنگ ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات تو پچھلی قطار کے نمازیوں کو اگلی قطار کے نمازیوں کی پیٹھوں پر سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اتنی کپکپی دینے والی سردی میں رہائش گاہیں جن میں نصف نصف فٹ اونچی پرالی بچھی ہوتی ہے۔ اتنی گرم ہو جاتی ہیں۔ کہ جیسے کئی کئی ہیٹر چل رہے ہوں۔

اکثر مہمان جماعتوں کی ترتیب سے مختلف سلسلہ کی عمارتوں میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔ تاہم مہمانوں کی تقریباً چوتھائی ایسی ہوتی ہے۔ جو اکثر اپنے رشتہ داروں کے پاس ٹھہرتے ہیں۔ بوڑھے۔ جوان۔ بچے۔ خواتین۔ تقریباً ربوہ کے ہر گھر میں سکونت پذیر ہوتے ہیں۔ کمروں میں دری پرالی بچھا دی جاتی ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ مہمانوں کے لئے جگہ نکل آئے۔ ہر گھر ایسا ہوتا ہے جیسے یہاں شادی ہو رہی ہے۔ اور شادیاں بھی ہوتی ہیں بہت سے دوست اپنے بچوں کے نکاح جلسہ کے لئے روک رکھتے ہیں۔ تاکہ اپنے پیارے امام کی زبان سے اعلان ہو۔ جو فی الواقعہ باعث برکات ہوتا ہے۔

ذرا خیال فرمایئے ایک بستی میں جس کی آبادی چودہ پندرہ ہزار ہو تین چار دن ایک لاکھ سے زائد مہمان آ جائیں۔ اور ان کے کھانے کے علاوہ رہائش کا بھی انتظام ہو۔ اور وہ مہمان بھی اللہ والے ہوں جن کے پیش نظر یاد الٰہی اور درود خوانی ہو جو دن تو دن راتوں کو بھی اٹھ اٹھ کر تہجد پڑھتے ہوں۔ ایسا پاک اجتماع کتنا بابرکت ہو سکتا ہے۔ اور جب وہ مہمان تشریف لے جائیں تو اہل ربوہ کیوں نہ اداس ہوں۔ چنانچہ یہ اداسی ایسی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس کے اظہار سے نہ رک سکے۔ حقیقت یہی ہے کہ ہم اہل ربوہ جلسہ کے بعد بڑے اداس ہو جایا کرتے ہیں۔ اور گھر اور بازار اور مسجدیں سونی سونی لگتی ہیں۔ اس دفعہ بھی حسب معمول ہم اداس ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد جلد ایسے دن پھر لائے جب آسمان سے اسی طرح کی برکات نازل ہوں جیسی کہ ان ایام میں برستی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آنے والوں جانے والوں اور ساکنانِ ربوہ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ؎

وداع و وصل جداگانہ لذتے دارد ✽ ہزار بار برو صد ہزار بار بیا

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خلوصِ نیت اور حسنِ ارادہ

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا۔ اور نہ تمہاری صورتوں کو کہ خوبصورت ہیں یا بدصورت۔ بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ کہ ان میں کتنا اخلاص اور حسن نیت ہے۔

(۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَقَالَ: اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ۔

(بخاری کتاب المغازی)

ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگی مہم میں ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سفر کے دوران میں ایک دفعہ حضورؐ نے فرمایا۔ مدینہ میں کچھ لوگ رہ گئے ہیں۔ جو تمہارے اس سفر میں برابر کے شریک ہیں۔ ان راستوں میں بھی جن پر تم چلتے ہو۔ اور ان وادیوں میں بھی جو تم طے کرتے ہو۔ کیونکہ وہ جان بوجھ کر پیچھے نہیں رہے۔ بلکہ بیماری یا کوئی اور حقیقی عذر ان کی راہ میں حائل ہو گیا ہے ۔

تکلّف اور بناوٹ

(۳) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ھَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَھَا ثَلَاثًا

(مسلم کتاب العلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مبالغہ کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ یعنی ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے ۔

ہمیشہ یاد رکھیئے

○۔ احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا۔

○۔ الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

○۔ اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تربیتِ اولاد ــــــ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کی روشنی میں

تقریر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ۔ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء

(۲)

لدھیانے کا واقعہ ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کوئی تین برس کے تھے اور آدھی رات کے وقت رونے لگے اور روتے چلے گئے۔ حضورؑ بچے کو گود میں لئے اُسے بہلاتے رہے اور بچہ ہے کہ چپ ہونے میں نہیں آتا۔ بچے کی توجہ کو پھیرنے کے لئے حضورؑ نے فرمایا

"دیکھو محمود وہ کیسا تارا ہے"!

بچہ ذرا چپ ہوا اور پھر رونے اور چلانے لگا اور یہ کہنا شروع کیا کہ

"ابا تارے جانا"

اور حضورؑ اپنے آپ سے فرما رہے تھے

"یہ اچھا ہوا ہم نے تو ایک راہ نکالی تھی اس نے اس میں بھی اپنی ضد کی راہ نکال لی۔"

آخر بچہ تھک کر خاموش ہو گیا لیکن اس تمام عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی اور شکایت کا حضورؑ کے مُنہ سے نہیں نکلا۔

حضور بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے کسی استاد کے متعلق یہ شکایت پہنچی کہ وہ بچوں کو مارتا ہے تو حضورؑ اس پر بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ جو استاد بچوں کو مار کر تعلیم دینا چاہتا ہے یہ دراصل اس کی اپنی نالائقی ہوتی ہے۔ اور فرماتے تھے کہ دانا اور عقلمند استاد جو کام حکمت سے لے لیتا ہے وہ کام نالائق اور جاہل استاد مارنے سے لینا چاہتا ہے۔

ایک دفعہ ایک استاد نے ایک بچے کو کچھ سزا دی تو حضورؑ نے سختی سے فرمایا کہ اگر پھر ایسا ہوا تو ہم اس استاد کو مدرسہ سے الگ کر دیں گے حالانکہ وہ استاد بڑا مخلص تھا اور حضورؑ کو بھی اس سے محبت تھی۔

حضورؑ فرماتے تھے کہ استاد عموماً اپنے غصہ کے اظہار کے لئے مارتے ہیں۔ اور فرماتے کہ جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالےٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے یہ خواہش فضول اور معصیت ہے اور باقیاتِ صالحات کی بجائے باقیاتِ سیئات کا نام ایسی اولاد کے لئے جائز ہو گا۔ اور نیز حضورؑ نے فرمایا ہے کہ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ بنا دے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہو گی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہو گی کہ اس کو باقیات الصالحات کا مصداق کہیں۔

لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۷۲)

فرمایا۔ مجھے اپنی اولاد کے متعلق کبھی خواہش نہیں ہوئی کہ وہ بڑے بڑے دنیادار بنیں اور اعلےٰ عہدوں پر پہنچ کر مامور ہوں نیز فرمایا جو اولاد معصیت اور فسق کی زندگی بسر کرنے والی ہو تو اس کی نسبت شیخ سعدی کا یہ قول صحیح معلوم ہوتا ہے ؎

پیش از پدر مردہ بہ ناخلف

فرمایا۔ قرآن شریف نے بیان فرمایا ہے:۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔

یعنی خدا تعالےٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے۔ اور یہ تب میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہو گا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔"

فرمایا:۔

"بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کوئی مال چھوڑنا چاہیئے مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اولاد صالح ہو اور طالح نہ ہو۔"

فرمایا:۔

"بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پرواہ نہیں کرتے وہ اپنی زندگی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بد اطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔"

فرمایا:۔

"اولاد کا ابتلاء بھی بہت بڑا ابتلاء ہے اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ۔ یعنی اللہ تعالےٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر (اولاد) بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اُس کے لئے لازمی ہیں۔"

فرمایا:۔

"حضرت داؤد علیہ السلام کا قول ہے "میں بچہ تھا جوان ہوا اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اُسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا"۔ اللہ تعالےٰ تو کئی پشت تک رعایت کرتا ہے۔

پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقوےٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔"

حضورؑ نے ۱۹۰۵ء میں ہائی سکول قادیان جاری فرمایا اور فرمایا:۔

"ہماری غرض مدرسے کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادمِ دین ہوں۔ ہماری غرض یہ نہیں کہ ایف۔ اے یا بی۔ اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں۔ ہمارے پیشِ نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمتِ دین کے لئے زندگی بسر کریں۔ اور اسی لئے مدرسے کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید دینی خدمت کے لئے کام آ سکے۔"

(الحکم ۱۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء)

اسی رعایت سے حضورؑ نے مدرسے کا نام تعلیم الاسلام رکھا تاکہ یہ نصب العین ہمیشہ اساتذہ اور طلباء کے سامنے رہے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر فرمایا:۔

"ہم نے تو اپنی اولاد وغیرہ کا پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ یہ سب خدا تعالےٰ کا مال ہے اور ہمارا اس میں کوئی تعلق نہیں اور ہم بھی خدا تعالےٰ کا مال ہیں جنہوں نے پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہوتا ہے ان کو غم نہیں ہوا کرتا۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء)

نیز اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ کہ جب متقی کو خدا کی معیت حاصل ہے تو پھر اسے کس بات کا غم و اندوہ ہو سکتا ہے۔

فرمایا:۔

"اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے اس کی خاطر داری کرنی چاہیئے اس کی دلجوئی کرنی چاہیئے۔ مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے۔ اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے۔"

رشتہ داروں میں باہمی محبت اور سلوک کے متعلق ایک روایت بڑی رقت انگیز ہے۔ ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا وہ غریب آدمی تھا اور اس کا بیٹا تحصیلدار تھا بیٹا بھی حضور کی خدمت میں حاضر تھا باپ نے حضور سے عرض کیا کہ میں تنگ حال رہتا ہوں اور میرا بیٹا میری خبرگیری نہیں کرتا۔ حضور نے اس وقت قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی:۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۔

فرمایا کہ اگر باپ قابلِ امداد ہو تو اور نہیں تو بیٹا اس کی امداد اُسے مسکین سمجھ کر ہی کر دے۔ اسی طرح اگر بیٹا قابلِ امداد ہو تو باپ اسے یتیم سمجھ کر ہی اس کی مدد کرے۔ شوہر اگر بیوی سے نیک سلوک نہیں کرتا تو بیوی اسیر کے حکم میں داخل ہے اُسے اسیر سمجھ کر ہی اس کی مدد کرے حضورؑ کی اس تقریر کا اس تحصیلدار پر ایسا اثر ہوا کہ حضور کے سامنے اسنے عہد کیا کہ وہ اپنی تنخواہ آئندہ اپنے باپ کے ہاتھ میں دے دیا کرے گا اس میں سے باپ جس قدر چاہے اس کے خرچ کے لئے دے۔ اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شخص اپنے عہد کے مطابق عمل کرتا رہا۔

اس سے ظاہر ہے کہ ؎

گوشت زدہ اثرے بدہ
اور نصیحت اکثر کارگر ہوتی ہے

یہ روایت کئی لحاظ سے بہت سبق آموز اور قابلِ توجہ ہے۔

اپنی وفات سے دس روز پیشتر ۱۵ ؍مئی ۱۹۰۸ء کو جو نصیحت حضور نے فرمائی وہ ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔

فرمایا:۔

"حدیث ہے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ میں پہلے مردوں کا ذکر کرتا ہوں کہ قبل اس کے جو اسلام کی حقیقت معلوم ہو اور اس کی خوبیاں معلوم ہوں۔ پہلے ان علوم (دنیاوی علوم) کی طرف مشغول ہو جانا سخت خطرناک ہے۔ چھوٹے بچوں کو جب دین سے بالکل آگاہ نہ کیا جائے اور صرف مدرسے کی تعلیم دی جائے تو ایسی باتیں ان کے بدن میں شیرِ مادر کی طرح رچ جائیں گی۔ پھر سوائے اس کے اور کیا ہے کہ وہ اسلام سے پھر جائیں عیسائی تو بہت کم ہوں کیونکہ تثلیث و کفارہ اور ایک انسان کو خدا ماننے کا عقیدہ ہی کچھ ایسا لغو ہے کہ اسے کوئی عقیل و فہیم قبول نہیں کر سکتا البتہ دہریہ ہو جائے گا۔ بہت خطرہ ہے۔ پس ضرور ہے کہ پہلے روز ساتھ ساتھ روحانی فلسفہ پڑھایا جائے۔ جب آجکل کی تعلیم نے مردوں پر مذہب کے لحاظ سے اچھا اثر نہیں کیا تو پھر عورتوں پر کیا توقع ہے۔ ہم تعلیم نسواں کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ہم نے تو ایک سکول بھی کھول رکھا ہے مگر یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے دین کا قلعہ محفوظ کیا جائے تا بیرونی باطل تاثرات سے محفوظ رہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو سواء السبیل توبہ۔ تقویٰ و طہارت کی توفیق دے۔"

(بدر ۲۴ ؍مئی ۱۹۰۸ء)

تقریر کو ختم کرنے سے پیشتر خاکسار یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ مندرجہ بالا حوالے کی روشنی میں اسلامی فلسفہ اور دین سے آگاہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں بدرجۂ کمال درج ہے اور چاہیئے کہ سکول اور کالج کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حضورؑ کی کتابوں کا مطالعہ جاری رکھی جائے اور والدین اسماءات کی کڑی نگرانی رکھیں کہ ان کا بچہ علاوہ اپنے مقررہ تعلیمی نصاب کے روزبروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب کا مطالعہ بھی کرتا رہے۔ ان کتابوں میں علم و حکمت کے دریا بہتے ہیں اور ان کا مطالعہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کا جلوہ گاہ ہے۔

خاکسار کا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ جن طالب علموں نے اپنے سکول اور کالج کی تعلیم کے زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی کیا وہ دنیوی لحاظ سے بھی اعلیٰ مدارج پر پہنچے اور دینی لحاظ سے مغربی فلسفوں کی زد سے اور الحاد اشتراکیت اور دہریت کے اثرات سے محفوظ رہے اور ان کی زندگی نُوْرٌ عَلٰی نُوْر بنی ؎

اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں
حکمتِ ایمانیاں راہم بخواں

اے مرے ہادیٔ ازل

جناب ثاقب صاحب زیروی نے اپنی یہ نظم مورخہ ۲۸ دسمبر کو جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر سے قبل خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سُنائی۔

رازِ بقائے زندگی کیا ہے مجھے بتا بھی دے
جینے کا ولولہ بھی دے۔ مرنے کا حوصلہ بھی دے

وسعتِ روزگار میں اُلجھا ہُوا ہُوں ذات سے
اے مرے ہادیٔ ازل۔ مجھ کو مِرا پتا بھی دے

محفلِ ہست و بُود ہے کس کے لئے سجی ہوئی
محفلِ ہست و بُود کا سِرِّ نہاں بتا بھی دے

تیری نوازشات سے قلب ہے مُطمئن مگر
مُجھ کو تُو اپنے عشق کی دولتِ بے بہا بھی دے

اُٹھے ہیں ہم کہ تیرا دیں اَور بھی سربلند ہو
اپنے فیوضِ خاص کا اَب ہمیں آسرا بھی دے

طُور بھی ایک امتحاں دار بھی ایک امتحاں
ختم بھی کر یہ سلسلہ جلوۂ رُخ دِکھا بھی دے

سوئی ہوئی ہے زندگی۔ کھوئی ہوئی ہے زندگی
خواب زدہ حیات کو۔ خوابوں سے تُو جگا بھی دے

ظُلمتِ غم میں تابہ کے کوئی رہے یُوں مُبتلا
تاروں بھری حیات کا رستہ کبھی دکھا بھی دے

بخشش و عفو کا چمن جس سے بہار خیز ہو
مُجھ سے گناہ گار کو ایسی کوئی سزا بھی دے

محفلِ کائنات سے ٹُوٹے بھی حلقۂ جمُود
بربطِ صُبح و شام کو نغمۂ دِلکشا بھی دے

کاسۂ شوق لے کے تُو آیا ہے اُن کے رُوبرو
آنکھوں سے التجا بھی کر۔ دِل سے اُنہیں صدا بھی دے

ناصرِ دیں کے جان و دل جس نے گُداز کر دیئے
ثاقبِ خستہ حال کو وہ غمِ دیرپا بھی دے

ثاقب زیروی

قائدین ضلع گجرات کی میٹنگ

قائدین ضلع گجرات کا سہ ماہی اوّل کا اجلاس مورخہ ۵/۹ کو مسجد احمدیہ گجرات میں بوقت ۱۱½ بجے دوپہر منعقد ہوگا۔ تمام قائدین و مجلس عاملہ ضلع گجرات کی حاضری نہایت ضروری ہے۔

(قائد خدام الاحمدیہ ضلع گجرات)

ایک خطرناک اور روحانیت سوز مرض۔ بدظنی

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم آف چک ۱۲۸ ازگھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔)

بدظنی و بدگمانی ایک بے حد خطرناک گناہ اور روحانیت سوز مرض ہے۔ جو خدا اور اس کے مقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت ناپسند ہے۔ اور اس کا مرتکب کوئی روحانی ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔

ایک سچے مومن و مسلمان اور پاک باطن انسان کے دل میں دوسروں کے متعلق ہمیشہ حسنِ ظن کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ اور وہ دنیا کی ہر چیز اور ہر انسان کے حالات و خیالات اور اطوار و عادات کا جائزہ لیتے ہوئے زیادہ تر اس کی خوبیوں بھلائیوں اور فوائد پر نظر رکھتا ہے۔ اس کے برعکس ایک بد باطن اور خدا ناترس انسان ہر وقت کرید کرید کر دوسروں کے عیوب اور خامیاں تلاش کرنے اور پھر لوگوں میں ان کی تشہیر کرنے کے درپے رہتا ہے جس سے وہ نہ صرف اپنے ایمان کو تباہ کر لیتا ہے بلکہ معاشرہ میں مایوسی، گناہ اور برائی کے جراثیم پھیلا اور گھر، خاندان، معاشرہ یا قوم کے اتحاد و اتفاق اور امن و سکون کو برباد کرنے کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدائے علیم و خبیر، حبیبِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امت کے تمام اولیاء و اصفیاء نے سوءِ ظن اور بدگمانی سے مجتنب رہنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوۡا وَ لَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ ؕ (الحجرات ع ۲)

"اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔ اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کرو گے"۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بدظنی کو گناہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے نتیجہ میں پہلے تجسس اور پھر غیبت جیسی بری عادات پیدا ہوتی ہیں اور یہ دونوں عادات ایسی ہیں جن سے اسلام نے منع فرمایا ہے حضور صلعم غیبت (کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے عیوب اور خامیوں کا دوسروں سے ذکر کرنے) سے تو اسلام نے سختی کے ساتھ روکا ہے اور قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت میں اس عادتِ بد کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے ایک سچے مومن کو غیبت سے ایسی ہی نفرت اور کراہت ہونی چاہیئے جیسی کہ مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے جو شخص بدظنی کرنے (دوسروں کے متعلق اپنے دل میں برے خیالات کو جگہ دینے) کا عادی ہوتا ہے وہ بالآخر جگہ جگہ ان برے خیالات کا اظہار کرنے کا بھی عادی ہو جاتا ہے اس طرح ان برے خیالات کی تشہیر کے وقت وہ یا تو بہتان طرازی (ایسی بات جو کسی میں پائی ہی نہ جاتی ہو) ایسے گناہ عظیم کا مرتکب ہوتا ہے یا غیبت کا۔ حالانکہ ان دونوں باتوں سے اسلام روکتا ہے بلکہ اسلام تو یہاں تک کہتا ہے کہ اگر تمہارے کسی بھائی یا بہن میں فی الواقع کوئی برائی پائی بھی جاتی ہے تو تم اس کو علیحدگی میں سمجھا دو اور اس کی پردہ پوشی کرو۔ دوسروں میں اس کا چرچا نہ کرو کیونکہ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الۡجَہۡرَ بِالسُّوۡٓءِ مِنَ الۡقَوۡلِ (النساء رکوع ۲۱) اللہ تعالیٰ بری بات کے اظہار اور اسکی تشہیر کو پسند نہیں کرتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو لازم ہے کہ "فَلْیَقُلْ خَیۡرًا اَوۡ لِیَصۡمُتۡ" وہ اچھی اور بھلائی کی بات ہی زبان سے نکالے یا پھر خاموش رہے"

پھر حضور فرماتے ہیں کہ اَلۡمُسۡلِمُ مَنۡ سَلِمَ الۡمُسۡلِمُوۡنَ مِنۡ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ (بخاری) مسلمان تو وہ ہے کہ جس کی زبان اور جس کے ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔ نیز حضور فرماتے ہیں:۔ مَنۡ سَتَرَ مُسۡلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ۔ (بخاری کتاب المظالم) کہ "جو شخص اپنے مسلمان بھائی (بہن) کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا"۔

ان فرمودات نبوی سے مندرجہ ذیل امور اظہر من الشمس ہیں:۔

۱۔ سچا مومن وہ ہے جو ہمیشہ اپنی زبان کو نیکی و بھلائی کی باتوں اور مفید و مبارک اغراض کے لئے استعمال کرتا ہے وہ بری اور ضرر رساں باتوں سے اعراض کرتا ہے اور جب کوئی مفید بات اس کے پاس نہ ہو تو وہ خاموشی اختیار کرتا ہے۔

۲۔ ایک سچے مسلمان کی شان یہی ہے کہ اگر وہ اپنے کسی مسلمان بھائی یا بہن میں فی الواقع کوئی نامناسب بات دیکھتا بھی ہے تو اسے اپنے تک ہی محدود رکھتا ہے۔ دوسروں میں اس کی تشہیر نہیں کرتا۔

۳۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے کسی مسلمان کے وقار، عزت اور جسم و جان کو نقصان نہ پہنچے۔

ان ہر سہ امور پر ہم اسی وقت عمل کر سکتے ہیں۔ جبکہ بدظنی و بدگمانی سے مجتنب رہیں اگر ہم بدظنی کو ترک کر دیں اور حسنِ ظن کو اختیار کر لیں تو نہ ہی دل میں برے خیال جگہ پائیں گے اور نہ ہی بری بات کہنے کا موقع آئے گا نہ ہم تجسس سے کام لیں گے اور نہ غیبت و بہتان طرازی کی نوبت آئے گی۔ پس ہم ایک خطرناک قاتل روحانیت اور ایمان سوز مرض (بدظنی) کو چھوڑ کر بے شمار برائیوں، نقصانات اور فتنوں سے بچ سکتے ہیں اور بے شمار بھلائیوں، برکتوں اور خدائی رحمتوں کے وارث بن سکتے ہیں

اور پورا معاشرہ باہمی الفت و محبت اور اتفاق و اتحاد کی تصویر اور جنت نظیر بن سکتا ہے اس مختصر مگر نہایت اہم مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک کلمات طیبات پر ختم کرتا ہوں کاش ہم سب ان قیمتی ارشادات سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے ایمانوں کو تباہ ہونے سے بچائیں حضور فرماتے ہیں:۔

۱۔ "بدظنی ایک ایسی سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتشِ سوزاں خس و خاشاک کو۔ (الوصیت حاشیہ ص ۲۶)

۲۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی کہے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی"۔ (الملفوظات جلد ۱ ص ۳۷۵)

شکریہ احباب و درخواست دعا

خاکسار ان تمام احباب کا دلی طور پر ممنون ہے۔ جنہوں نے میری والدہ مرحومہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بنت حضرت حافظ عبدالعلی صاحب رضی اللہ عنہ وکیل سرگودھا کی وفات پر ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ چونکہ میں ابھی فرداً فرداً خطوط کا جواب دینے سے قاصر ہوں لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو جزائے خیر دے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور میری امی مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے۔ آمین۔

(ڈی ڈی لے مخدوم پی۔ٹی ایس سیکنڈ سکرٹری سنٹرل بورڈ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے

لجنہ اماء اللہ حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کی قربانی

محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ سکرٹری مال لجنہ اماء اللہ حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا فضل عمر فاؤنڈیشن کا وعدہ سو فیصدی ادا کرنے والی خواتین کی تیسری فہرست بھجواتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:۔

اس سے پیشتر آپ کی خدمت میں چندہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی دو لسٹیں ارسال کی گئی تھیں جو حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کی ان مستورات کی تھیں جنہوں نے کل ادائیگی کر دی تھی۔ اس طرح حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کی تمام مستورات نے خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ادائیگی کر دی ہے۔

حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کی ممبرات کے کل وعدہ جات ۰/-۵۶۳ روپے کے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ادائیگی ۵۰-۳۹۵/۲ روپے کی ہے۔ کچھ مستورات نے اپنے پہلے وعدوں کی مکمل ادائیگی کے بعد مزید اضافے کئے اور کچھ نے اپنے وعدوں سے زیادہ ادائیگی کر دی جن میں محترمہ کوثر اکرام صاحبہ کا نام لسٹ ہذا میں شامل ہے۔ انہوں نے ایک سو روپے کا وعدہ کیا تھا۔ پچاس روپے پہلی قسط میں ادا کرنے کے بعد ۵۰--۵۷۵ روپے کی طلائی چوڑیاں دیں۔ اس طرح ان کی کل ادائیگی ۵۰--۶۲۵ روپے ہوئی۔ جو کہ ان کے وعدہ سے زیادہ ہے۔

ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ کا بہت ممنون ہے کہ انہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے عطیہ جات کے وعدے حاصل کرنے اور وعدہ کنندہ بہنوں سے ان کی وصولی کرنے میں کامل توجہ اور محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا خاص فضل فرما دے۔ انہوں نے اپنی پریشانیاں دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی ہے اور بزرگان سے بھی دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ احباب جماعت سے بھی اس مخلص بہن کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ذیل میں سو فیصدی وعدہ ادا کر دینے والی بہنوں کی تیسری فہرست دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بہنوں پر جنہوں نے اپنا وعدہ پورا ادا کر دیا ہے اپنی دینی اور دنیوی برکات نازل فرما دے۔ آمین۔

۱۔ محترمہ کوثر اکرام صاحبہ — ۵۰--۶۲۵ روپے
(۵۰--۵۷۵ روپے کی طلائی چوڑیاں)

۲۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرشید صاحب قریشی — ۰۰--۶۰ روپے
۳۔ " زینب النساء صاحبہ " فضل الرحمٰن صاحب پراچہ — ۰۰--۱۵۰ "
۴۔ " فہیم پراچہ صاحبہ بنت " " " — ۰۰--۱۵ "
۵۔ " نسرین پراچہ صاحبہ بنت " " " — ۰۰--۱۵ "
۶۔ " امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ عبدالقدیر صاحب — ۰۰--۵۰ "
۷۔ " نسیم اختر صاحبہ اہلیہ اقبال احمد صاحب آفتاب — ۰۰--۱۵ "
۸۔ " مس اختر صاحبہ سیکھوانی — ۰۰--۵ "
۹۔ محترمہ نسیم صاحبہ اہلیہ میجر احمد خان جنجوعہ — ۰۰--۳۰ روپے
۱۰۔ " صفیہ صاحبہ اہلیہ سردار محمد صاحب — ۰۰--۱۵ روپے
۱۱۔ " محترمہ شمیم طاہرہ صاحبہ منجانب طاہر احمد صاحب مرحوم (برادر) — ۵ روپے
۱۲۔ محترمہ نفیسہ صاحبہ اہلیہ عبدالشکور صاحب — ۰۰--۱۰ روپے
پہلے وعدہ کی کل ادائیگی کے بعد اضافہ

(سیکرٹری فاؤنڈیشن)

گمشدہ نوٹ بک

ایک نوٹ بک جس میں میرا بس کا پاس ہے ربوہ میں کہیں گر گئی ہے۔ جس صاحب کو ملے۔ چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

سید احمد شاہ آزر بی مبلغ
دفتر اصلاح و ارشاد
ربوہ

اعلانات نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مورخہ ۲۹ دسمبر بعد نماز ظہر ہمشیرہ امۃ المالک صاحبہ ایم اے۔ بی ایڈ بنت مکرم ملک عبدالحمید صاحب آف راولپنڈی کا نکاح عزیزم پروفیسر سرور محمد صاحب ایم اے گولڈ میڈلسٹ ابن مکرم رانا بشیر احمد صاحب پٹواری آف سانگلہ ہل کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

ہمشیرہ امۃ المالک صاحبہ حضرت مولوی مہر دین صاحب رضی اللہ عنہ آف لالہ موسیٰ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے) کی پوتی ہیں اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر ہدایت لجنہ اماء اللہ میں نمایاں خدمات سرانجام دیتی ہیں۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دین محمد شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ لاہور شہر

۲۔ مکرم رشید احمد ولد چوہدری محمد علی لائن سپرنٹنڈنٹ لائل پور کا نکاح عزیزہ محمودہ بنت بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۲۸/۱۲/۷۲ کو ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔

(محمد علی لائن سپرنٹنڈنٹ محکمہ بجلی لائلپور)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے

خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۵ فتح ۱۳۵۱ ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے دعا فرمائی نیز فرمایا:۔

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں مزید قربانیوں کی توفیق دیکر ہمیشہ ان کو اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔

دیگر بہنیں بھی تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا نیز اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری چھوٹی بہن پروین شیخ ایم اے بی ایڈ (صدر لجنہ اماء اللہ جماعت ہاڑی) کے بائیں بازو میں ۸ روز سے شدید درد ہے۔ بہت علاج کرا رہے۔ مگر ابھی تک آرام نہیں آیا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد سلیم ہاڑی)

۲۔ میرا چھوٹا بچہ طاہر احمد عمر تقریباً پانچ ماہ پیدائش کے بعد سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ اس کی حالت بڑی تشویشناک ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اس کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

۳۔ خاکسار کی بڑی بچی حنیفہ بیگم (اہلیہ ملک عطاء اللہ صاحب چوڑ کا اسکھر شیخوپورہ) کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ جملہ احباب جماعت کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۴۵۸

محمد شمس الدین حیدر ولد عبد الرحمٰن صاحب مرحوم۔ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن کلکتہ ڈاک خانہ خاص ضلع کلکتہ صوبہ بنگال۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲۲/۹/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے

۱۔ ایک مکان پختہ واقع محلہ کھٹل ٹولہ موضع سر سرائے ضلع پٹنہ جس کا نصف حصہ ہم دو بھائیوں کے درمیان مشترک ہے اور نصف حصہ کی قیمت مبلغ چار ہزار روپیہ ہے اور میرے حصہ مکان کی قیمت مبلغ دو ہزار روپیہ بنتی ہے۔

۲۔ ایک مکان پختہ واقعہ ۳۵ کنڈو خیر لین کلکتہ ۱۲ جس کے نصف حصہ میں میں شریک ہوں جس کی قیمت سات ہزار روپیہ ہے۔ مگر عملی طور پر اس وقت اس مکان پر میرے شرکاء قابض ہیں اور میرے احمدیت قبول کر لینے کی وجہ سے میرے شرکاء اس مکان پر مخالفانہ قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود میں اس قدر حصہ مکان کا مالک ضرور ہوں اس طرح میری کل جائیداد غیر منقولہ مبلغ نو ہزار روپیہ کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

لیکن میرا گزارہ اس وقت اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۸۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جو جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں کوئی جائیداد اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

العبد محمد شمس الدین ۲-۹-۶۵ مستری ملا وعد کلکتہ ۱۲۷

گواہ شد۔ شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل کلکتہ

گواہ شد۔ محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر اخبار بدر قادیان نزیل۔ کلکتہ

ضرورت ہے

مجھے اپنے دوست کی زمینوں کے لئے دو تجربہ کار سمجھدار اور قابل اعتماد منشیوں کی ضرورت ہے زمین سندھ میں واقع ہے۔ خواہشمند احباب مجھے مل لیں

خاکسار

مرزا طاہر احمد ربوہ

مرغی خانہ

کھولنے والے حضرات اعلیٰ نسل کے چوزے حاصل کریں خلیل پولٹری فارم ربوہ سے ایک روزہ چوزے اور سینے والے انڈے آرڈر پر مل سکتے ہیں ہمارے انڈے چوزے انڈے دینے میں بے مثال صحتمند و توانا ہر لحاظ سے بہتر اور گارنٹی شدہ ہیں۔ ان کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے ریٹ ایک روزہ چوزے ۰/۵۰ روپے سینکڑہ ۲۰ فیصد ایڈوانس ایکسپورٹ سے زائد آرڈر پر ۲۵/ روپے سینکڑہ ۲۰ فیصد زائد سینے والے انڈے ۱۵ روپیہ درجن ایک روزہ چوزے حاصل کرنے کے لئے آرڈر جلد بک کروا دیں۔ مشورہ مفت حاصل کریں۔

مینیجر خلیل پولٹری فارم نزد تعلیم الاسلام کالج ربوہ

بچوں اور مستورات کی مہلک بیماری

اپھارہ

کیلئے تیر بہدف دوائی

اکسیر اپھارہ

فی پیکٹ ۱/- اور درجن پر ۲ مہینے کا کمیشن دو درجن پر محصول ڈاک معاف

تیار کردہ کمپنی ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی گولبازار ربوہ

وصیت نمبر ۱۳۵۷۳

ظہیر النساء بیگم زوجہ ہدایت علی صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاک خانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان جس کا رقبہ اندازاً ۱۵۰ گز ہے اور جس میں تین کمرہ ہیں جس میں میرے شوہر ہدایت علی صاحب نصف حصہ کے مالک ہیں۔ یہ مکان محلہ کرشنا نگر میں واقع ہے۔

۲۔ میرا حق مہر ۲۵۰/- روپیہ اڑھائی سو روپیہ ہے جو ابھی میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مکان مذکورہ کی قیمت اندازاً چار ہزار روپیہ ہے۔

علاوہ ازیں میں معلمہ کا کام کرتی ہوں جس سے مجھے ۱۵۰/- روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تا زیست اپنی اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

الامۃ ظہیر النساء بیگم موصیہ ۶/۱۱/۶۴

گواہ شد۔ مولوی احمد حسین ولد مومن حسین صاحب ساکن مومن منزل محلہ سعید آباد حیدرآباد دکن ۶/۱۱/۶۴

گواہ شد۔ ہدایت علی ولد فتح علی ساکن محلہ کرشنا نگر ستیہ پٹی۔ حیدرآباد دکن۔

وصیت نمبر ۱۳۷۲۳

سیدہ مقتدر النساء زوجہ مکرم غلام احمد صاحب عبید قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ستائیس سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاک خانہ خاص ضلع بالاسور۔ صوبہ اڑیسہ (انڈیا)

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۱۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جملہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ درج ذیل ہے۔

۱۔ طلائی ہار وزنی تین تولہ۔

۲۔ دو چھوٹے ہار وزنی ایک تولہ

۳۔ طلائی جھمکے وزنی ڈیڑھ تولہ

۴۔ طلائی چوڑی (کنگن) وزنی تین تولہ

۵۔ طلائی انگشتری وزنی تین ماشہ۔

۶۔ طلائی کان پاشا وزنی تین ماشہ

کل وزن نو تولہ قیمتی ایک ہزار چار سو چالیس روپیہ (بحساب ایک سو ساٹھ روپیہ فی تولہ)

۷۔ پرانی ہاتھ کی گھڑی (ریسٹ واچ) قیمتی پون صد روپیہ۔

۸۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ اٹھارہ صد روپیہ۔

میں مندرجہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر جو مزید میری جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں کوشش کروں گی کہ آہستہ آہستہ حصہ جائداد اپنی زندگی میں ادا کر دوں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ سیدہ مقتدر النساء احمدی مقام بھونیشور۔ اڑیسہ۔

گواہ شد۔ احقر سید منظور احمد صدر جماعت بھونیشور اڑیسہ۔

گواہ شد۔ سید غلام احمد عبید احمدی خاوند موصیہ ۲/۱۱/۶۸۔

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ وکیل المال نزیل بھونیشور۔

ایڈریس سید غلام احمد صاحب۔

Qr. No. 85
IV R. Unit - 6
P.O. Bhubaneshwar
(Orissa)

اعلان

بل اخبار الفضل ماہ دسمبر ۶۸ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ جنوری ۱۹۶۹ء تک فرما دیں۔ ورنہ مجبوراً ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

جماعتِ احمدیہ کا ۷۷واں للّٰہی جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

اُس کے حضور ہیں دعائیں کرتے ہوئے اس کے سامنے اپنے حالات پیش کریں اور عرض کریں کہ ہم کمزور ہیں تُونے ایک اہم ذمہ داری اسلام کے غلبہ اور توحید کے قیام کی ہم پر ڈالی ہے جب ہم اپنے آپ کو اور اپنے وسائل کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ اِس مقصد میں ہم کامیاب نہیں ہوسکیں گے لیکن جب ہم تیری بشارتوں پر نظر کرتے ہیں اور تیری قدرتوں اور طاقتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو لاشئے ہونے کے باوجود ہم اس یقین سے بھر جاتے ہیں کہ تُو جو نیست سے ہست میں لانے پر قادر ہے ہمیں ضرور کامیاب کرے گا۔ تُو اپنے فضل سے ہمیں ایسے افکار اور ایسے منصوبوں اور ان پر عمل کی توفیق دے کہ جو کام تُونے ہمارے سپرد کیا ہے کہ ہم ہر سینہ کو تیری توحید اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھر دیں ہم اس میں کامیاب ہو جائیں۔

حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہم یہاں اللہ کی باتیں اور وہ جو سب حسینوں کا حسین تھا (صلے اللہ علیہ وسلم) اسکے شیریں بول سُننے کے لئے جمع ہوئے ہیں پس دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں سمجھ دے اور عمل کی طاقت بھی دے اور پھر اپنے فضل سے وہ نتیجہ پیدا کرے جو ہمیں اُس مقصد میں کامیاب کر دے جو تُونے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔

اِس مختصر لیکن انتہائی پُر اثر خطاب کے بعد حضور نے بعض دعائیں جو قرآنی آیات سے ماخوذ تھیں باٰواز بلند پڑھیں۔ جب حضور نہایت عجز و انکسار کے عالم میں یہ دعائیں پڑھ رہے تھے تو جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں ہزار احباب پر عجب وارفتگی کا عالم طاری ہوگیا۔ وہ تضرع و ابتہال کے عالم میں ان دعاؤں کو زیر لب دُہراتے جاتے تھے اور اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفۂ برحق کے قلب مطہر سے نکلی ہوئی ہر دعا پر کمال سوز و گداز کے عالم میں "آمین اللّٰھم آمین" کہتے جاتے تھے۔ حضور نے اِن پُرسوز دعاؤں کے تسلسل میں یہ دعا بھی پڑھی کہ:۔

"اے ہمارے رب! ہماری کمزوریوں، سُستیوں، غفلتوں کوتاہیوں، خطاؤں اور گناہوں نے ہماری نیکیوں کو دبا لیا ہے۔ مغفرت، مغفرت، اے ربِّ غفور مغفرت کی چادر تلے ہمیں چھپالے۔ ہمارے ہاتھ نیکیوں کے پھول اور اعمالِ صالحہ کے ہار تیرے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے نہیں لائے۔ تہی دست ہم تیرے قدموں پر گرتے اور تجھ سے تیری رحمت کی بھیک مانگتے ہیں۔

اے ہمارے رحمان! اِن تہی ہاتھوں کو اپنی رحمت سے یدِ بیضاء کر دے۔ تیرا جمال اور محمدؐ کا حسن دُنیا پر چمکے اور تُو اسے روشن تر کر دے اِن تہی ہاتھوں کو اپنے دستِ قدرت سے پکڑ۔ تیرا جلال اور محمدؐ کی عظمت دُنیا پر ظاہر ہو۔ اسلام اور محمدؐ کے مغرور دشمنوں کو سرنگوں اور شرمندہ کر دے۔"

جب حضور نے یہ دعا پڑھی تو ہزاروں ہزار احباب پر جو پہلے ہی سراپا عجز و نیاز اور مجسّم دعا بنے ہوئے تھے ایسا وارفتگی کا عالم طاری ہوا کہ ان میں سے بعض کی چیخیں نکل گئیں۔ جب حضور یہ دعائیں پڑھ رہے تھے تو جلسہ گاہ پر ایک عجیب کیفیت چھائی ہوئی تھی۔ کونسی آنکھ تھی جو آنسو نہیں بہا رہی تھی اور کونسا دل تھا جو پگھل کر آستانۂ الوہیت پر نہیں بہہ رہا تھا۔ اُس وقت جبکہ اللہ تعالےٰ کے خلیفۂ برحق اور ہزارہا مومنوں کے دلوں کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی یہ پُرسوز دعائیں بلند ہو ہو کر عرشِ معلّی سے ٹکرا رہی تھیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اللہ تعالےٰ کی رحمتیں اور برکتیں بارش کے قطروں کی طرح ہم پر برس رہی ہیں اور رُوحوں کو ایک نئی بالیدگی نصیب ہو رہی ہے۔

دل سے نکلی ہوئی اِن دعاؤں کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ساتھ ہی ہزاروں ہزار ہاتھ دعا کے لئے اُٹھ گئے چنانچہ کمال سکوت کے عالم میں پُرسوز اجتماعی دعا ہوئی اور اس طرح ہمارے ۷۷ویں للّٰہی جلسہ سالانہ کا افتتاح عاجزانہ دعاؤں کے درمیان عمل میں آیا۔ یہ ایک عجیب پُرکیف منظر تھا کہ خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ خلیفۂ برحق ہزاروں ہزار احباب کے درمیان کھڑا انتہائی وجد و جذب میں ڈوبی ہوئی دعاؤں سے نواز رہا تھا اور احباب عرش کی طرف بلند ہونے والی اِن ۴

۴ عظیم الشان دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو اپنے گرد و پیش بارش کی طرح نازل ہوتے اِس حال میں مشاہدہ کر رہے تھے کہ ان کے قلوب پر اطمینان و سکینت کا نزول ہو رہا تھا۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالےٰ نے وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا

تمام جماعتیں اور احباب فوری طور پر اپنے وعدہ جات بھجوائیں

اس مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے بارھویں سال یعنی ۱۹۶۹ء کے لئے بھی اِس بابرکت تحریک کا اعلان فرما دیا ہے۔ نیز یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جماعتیں اور دیگر احباب اپنے بچّوں کو خاص طور پر اس تحریک میں شامل فرماویں تاکہ انہیں دینی ذمّہ داریاں سنبھالنے کا شوق اور تربیت حاصل ہوسکے۔

پس احباب اِس اعلان کو پڑھتے ہی وقفِ جدید کے وعدہ جات (اطفال کے وعدہ جات الگ ہوں) دفتر وقفِ جدید ربوہ کے پتے پر ارسال فرماویں۔ اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کا وقت جلد تر لے آئے۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان)

اعلانِ نکاح

۲۳ر دسمبر ۱۹۶۸ء بروز دوشنبہ مطابق ۲۳ر فتح ۱۳۴۷ ہش کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت میری بیٹی عزیزہ ثمینہ فردوس (لیکچرار انگریزی) کا نکاح ہمراہ سید حمید احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید عبد اللہ شاہ صاحب انسپکٹر آف کوآپریٹیو سوسائٹیز بنک لاہور پانچ ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک میں پڑھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ نکاح میں مسنونہ آیات کی تلاوت فرمانے کے بعد فرمایا کہ جو لوگ اپنا ہر فعل اور ہر عمل شروع کرتے وقت اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں وہ کبھی زندگی کی کامیابیوں اور مسرّتوں سے محروم نہیں رہتے۔ یہ دونوں گھرانے ایسے ہیں جن کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے ہم سب دعا کریں۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(خاکسار عبد الرحمٰن جنید ہاشمی ابن حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل مرحومؓ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی ممانی جان اہلیہ محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب آف کریم نگر فارم سندھ کو جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے راستہ ہی میں نمونیہ ہوگیا تھا جس نے بعد میں شدت اختیار کر لی۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حمید الدین خوشنویس الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴